REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3.

جلد ۲۶　　　شمارہ ۴۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin: 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۳۰/۱۱ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ فتح (دسمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ نومبر ۷۷ء پاکستان سے واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

---

۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ　　۸ فتح ۱۳۵۶ ہش　　۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسیواں ۸۶ سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء منعقد ہو رہا ہے جس میں اب صرف چند یوم باقی ہیں۔ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اِس خالص رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز "قادیان" دارالامان میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

---

"لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اُس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرّر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس کی بُنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دُعا کرتا ہُوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہ ان پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔

اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مُشکل کُشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثُمَّ آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کو منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاءاللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اِس عظیم الشان رُوحانی اجتماع سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۸ر فتح ۱۳۵۶ ہجری شمسی

اَھلاً وَّسَھلاً وَّمَرحَبا

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۷۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس جلسہ کے انعقاد میں اب صرف ہفتہ عشرہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ اس ہفتہ عشرہ میں اس للّٰہی جلسہ میں شمولیت کرنے والے مخلصین اپنے اس مبارک سفر کے لئے اپنے گھروں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس موقعہ پر ہم ساکنین قادیان دارالامان اپنے ان سب بھائیوں کو صمیم قلب سے اَھلاً وَّسَھلاً وَّمَرحَبا کہتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر ہر طرح خیر و عافیت سے گزارے اور جن رُوحانی برکات و فیوض کے حصول کے لئے انہوں نے یہ لمبا سفر اختیار کیا ہے۔ اللہ انہیں اس سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔

کس قدر مبارک ہیں وہ دوست جو اِس بابرکت سفر کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ جن کے لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۸۵ سال قبل درد بھری دُعائیں فرما چکے ہیں کہ :-

”ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔ اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے۔ اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرما دے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔

اے خُدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دُعائیں قبُول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

کس قدر عظیم دُعائیں ہیں جو ہر اُس بھائی کے حق میں کی گئی ہیں جو اِس جلسہ میں صحتِ نیّت کے ساتھ شریک ہونے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ اس جلسہ سالانہ سے قبل جماعتِ احمدیّہ کے جو ۸۵ سالانہ جلسے ہوئے اور ان میں لاکھوں کروڑوں اصحاب نے شرکت کی، ان سب نے ان درد بھری دُعاؤں کی قبُولیّت کے کرشمے اپنے آپ میں اور اپنے لواحقین میں بچشمِ خود مشاہدہ کئے۔ آئندہ آنے والے جلسوں کے شرکاء بھی اسی طرح مشاہدہ کرتے چلے جائیں گے۔

اِس دُعا کے آخری حصّہ کے ان الفاظ پر غور کریں جن میں حضور علیہ السلام خُدا تعالیٰ سے درخواست کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ

”ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔“

دیکھیں یہ دُعا آج سے ۸۵ سال قبل کی ہے۔ احمدیت کی صداقت کے لئے ظاہر ہونے والے دیگر بے شمار نشاناتِ الٰہیہ کی تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اگر صرف اور صرف جماعت کے جلسہ سالانہ کو دیکھا جائے تو احمدیت کی صداقت اور مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیّدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا یہ ایسا زبردست نشان ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ حضورؑ نے اِس اشتہار میں اپنی جماعت کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بُنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

آج مرکزِ سلسلہ میں ۸۶ واں جلسہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک بندے سے جو وعدہ کیا تھا وہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہُوا۔ اور آئندہ ہوتا چلا جائے گا۔ دُنیا میں بے شمار جلسے ہوتے ہیں۔ مگر جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ جہاں اپنی رُوحانی شان میں معمولی انسانی جلسوں سے بالکل جُدا ہے، وہاں اس طور پر تواتر اور تسلسل کے ساتھ انعقاد پذیر ہوتے چلے جانے میں بھی روشن نشانِ الٰہی کا رنگ رکھتا ہے کہ ہر بعد کا سالانہ جلسہ پہلے جلسہ سے زیادہ شان و شوکت کا حامل ہُوا کرتا ہے۔ کیا بلحاظ حاضرین کی تعداد کے ہر سال بڑھتے چلے جانے کے اور کیا بلحاظ دُور سے دُور مقامات سے اچلے آنے والے شرکاءِ جلسہ کے۔ ہم نے یہ بات صرف اختصار سے بیان کی ہے۔ لیکن جو کوئی بھی اس کی حقیقت اور تفصیلات پر مخلی بالطبع ہو کر غور کرے گا اُسے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ہی ایسا نشان نظر آجائے گا جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کو آپ کے مخالفوں پر نمایاں رنگ میں غلبہ بخشنے والا ہے۔ اور یہ سب کچھ محض قادر و توانا خُدا کی قوّت اور اُس کی طاقت سے ہُوا۔ ورنہ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ دُنیا کے اکناف و اطراف میں بسنے والے لکھوکھا افراد کے دلوں میں مرکزِ احمدیّت کے لئے ایسی عقیدت اور محبت پیدا کر دے کہ وہ مقررہ دنوں میں اپنے عزیز اوقات اور گراں قدر اموال کو خرچ کرکے یہاں پہنچ جاتے۔ یہ صرف اور صرف اُس مصرّف القلوب خُدا کا تصرّف ہی ہے جو اپنے خاص فرشتوں کے ذریعہ ہر سال ہی ایک بڑی تعداد کے دِلوں میں اس طرح کی تحریک کرتا ہے۔ اور پھر اس طرح کے نیک ارادے کو پُورا کرنے کی مخلصین کو توفیق بھی دیتا ہے —!!

خدا کے فضل و کرم سے احمدی احباب دُنیا کے ہر متمدّن مُلک میں موجود ہیں۔ اِس لحاظ سے جماعت کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اگرچہ بیرونی ممالک کے احباب بھی اب جلسہ سالانہ پر آنے شروع ہوئے ہیں۔ ربوہ کے جلسہ میں تو ایسے آنے والوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ان میں سے جو ہمّت اور کوشش کرکے اپنی مصروفیات سے زائد وقت لگا کر وہاں آجاتے ہیں ان کا خلوص اور محبت بلاشبہ قابلِ رشک ہے۔ باوجودیکہ موجودہ زمانہ میں بین الاقوامی سفر کی بہت سی سہولیات ہیں لیکن ضابطہ کی کارروائیوں کو پُورا کرنا اور وقت کے اندر اندر اُن سب مراحل کو طے کر لینا بھی اللہ تعالےٰ کے خاص فضل اور اس کے کرم کے بغیر ممکن نہیں۔ آج لاکھوں لاکھ احمدی ہیں جو اِس بابرکت سفر کے لئے دِلوں میں شدید تڑپ رکھتے ہیں۔ لیکن اپنی مجبُوریوں کے سبب دِلی تمنّا کو پُورا نہیں کر سکتے۔ ہندوستانی احبابِ جماعت کو تو اُس طرح کی غیر معمولی دقتیں نہیں ہیں جو غیر ممالک کے رہنے والوں کے رستے میں حائل ہیں۔ اِس لئے ہندوستانی احبابِ جماعت پر قادیان کے جلسہ میں حاضر ہونا نسبتاً آسان بھی ہے اور اسی کے مطابق ان پر حاضری کی ذمّہ داری بھی زیادہ ہے۔

بے شک اندرونِ مُلک اور بیرونی ممالک میں بھی ایسے احباب کی ایک خاصی تعداد ہے جو اپنی گوناگوں مجبُوریوں اور معذوریوں کے سبب جلسہ کی حاضری سے قاصر ہوتے ہیں۔ لیکن جس صورت میں کہ بمطابق حدیث نبویؐ تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ایسے معذور اور مجبور افراد مقاماتِ مقدسہ میں خود نہ پہنچ سکنے کے باوجود اپنی نیتوں کی صفائی اور دل میں سچی تڑپ کے سبب شرکاءِ جلسہ کے ساتھ ہر دُعا اور عبادت میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ اِس لئے ایسے معذورین (اور خُدا ہی جانتا ہے کہ کون حقیقی معنوں میں معذور ہے) دِلگیر نہ ہوں۔ کیونکہ رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے نیّت کی صفائی اور دِل کی سچی تڑپ کے نتیجہ میں بارگاہِ الٰہی سے اُسی طرح کے ثواب اور اجر دیئے جانے کی بشارت دے رکھی ہے۔

مگر جو دوست ہمّت کرکے اپنے حرجوں کی پروا نہ کرتے ہوئے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک بلاشُبہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ آپ کو ۹۵ سال قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی تھی کہ دُور دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور بہت کثرت سے آئیں گے۔ اگرچہ اکرامِ ضیف اسلامی تعلیم کا ایک بڑا حصّہ ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ قادیان کے جلسہ سالانہ میں تشریف لانے والا ہر شخص صرف مہمان ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ مذکورہ بالا پیشگوئی کی صداقت کا زندہ نشان ہوتا ہے۔ (آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی استعدادوں کی کامل نشوونما اور اُن کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کا سامان کیا ہے!

قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کے لئے اسلام کو پورے طور پر سمجھنا اور اس پر پورا پورا عمل کرنا ضروری ہے

اس مقصد میں انسان کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعاؤں سے کام لے کر وہ نور حاصل نہ کرے جو مقبول دعاؤں کے بعد نازل ہوتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۵" (۱۴ : ۳۳ تا ۳۵)

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۵ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۵ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۵" (۳۳ : ۴۲ تا ۴۴)

اور پھر فرمایا:-

یہ بتانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور ان کو انسان کی خدمت پر لگایا ہے۔ اور یہ بتانے کے بعد کہ دو بنیادی اشیاء پیدا کی گئی ہیں ایک پانی اور ایک روشنی، پانی سے زندگی کا قیام ہوتا ہے اور روشنی سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔ پھر اس مضمون پر قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مگر اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آسمان اور زمین کو تمہارے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں پانی پیدا کیا ہے جس سے پھل پیدا ہوتے ہیں جن میں اور

بہت سے فوائد

ہیں جو انسان اٹھاتا ہے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا، نور کو پیدا کیا، روشنی کو پیدا کیا، دن کو پیدا کیا اور رات کو پیدا کیا اور اس طرح اس نے تمہاری ترقیات کے دروازے کھولے۔ یہ بتانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ

تم نے جو بھی مانگا میں نے تمہیں دے دیا۔ اور اس قدر احسان ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے احسانوں کو گن نہیں سکتے۔

مانگنے کے دو پہلو ہیں ایک وہ مانگنا ہے جو دُعا کے ذریعہ سے مانگا جاتا ہے اور ایک وہ مانگنا ہے جو احتیاج کے نتیجہ میں مانگا جاتا ہے۔ سول کے معنے حاجت کے ہیں۔ دُعا بھی دراصل انسان اپنی ضرورت کے لئے خدا سے مانگتا ہے۔ اور دُعائیں قبول بھی ہوتی ہیں بلکہ ایک لحاظ سے تو کہا جا سکتا ہے کہ ہر وہ دُعا جو شرائط کے ساتھ کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ کبھی اس طرح کہ جو چیز خدا سے مانگی جائے اور وہ اس کی بھلائی میں ہوتی ہے اور اسے مل جاتی ہے۔ کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جس طرح ایک بچہ آگ پہ ہاتھ مارتا ہے اور اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کی ماں اُس کے ہاتھ کو روک لیتی ہے اسی طرح نادان انسان خدا سے وہ چیز مانگتا ہے جو اس کے لئے خیر و برکت کا موجب نہیں بن سکتی اس لئے خدا تعالیٰ اس کی بجائے کوئی اور چیز جو اس کی بھلائی کے لئے ہوتی ہے اُسے عطا کر دیتا ہے۔ بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ دُعا قبول نہیں ہوئی لیکن

خدا تو بڑا رحیم ہے

وہ انسان پر رحم کرنے والا ہے اور انسان کی دُعاؤں کو ایک رنگ میں یا دوسرے رنگ میں سُننے والا ہے۔

پس انسان جو بھی شرائط کے ساتھ اور حقیقی معنے میں دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے لیکن یہاں جو وسیع مضمون بیان ہوا ہے وہ نمایاں ہوتا ہے۔ دوسرے پہلو سے کہ اللہ تعالیٰ ہر حاجت پوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کو ہر قسم کی طاقتیں دے کر پیدا کیا گیا ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو بنیادی طور پر چار قسم کی طاقتیں دی گئی ہیں۔ جسمانی طاقتیں ہیں جو دُنیا والوں کی زندگی میں نمایاں ہوتی ہیں مثلاً مکہ بازی میں، باکسنگ میں، کشتی میں یا مختلف دوسری کھیلوں میں یا زور آزمائی میں یا کشتی رانی میں وغیرہ وغیرہ۔ جسمانی طاقتوں کے یہ مظاہر ہیں۔ جسمانی طاقتیں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں میں ظاہر ہوئیں وہ عجیب طاقت کا مظاہرہ تھا۔ اُس زمانے میں کسریٰ اور قیصر کی جو بڑی بڑی بادشاہتیں تھیں اُن کے مقابلہ میں مُٹھی بھر مسلمانوں کو لڑنا پڑا حالانکہ دشمنان اسلام کے پاس دُنیا کی دولتیں تھیں اور کھانے کی ہر قسم کی اشیاء اُن کو میسّر تھیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے جس جسمانی طاقت کا مظاہرہ کیا (میں جسمانی طاقت کی بات کر رہا ہوں) وہ نہ کسریٰ کی فوجوں نے کیا اور نہ قیصر کی فوجوں نے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

کے زمانہ میں کسریٰ کے خلاف جنگ میں چودہ ہزار فوج کا کبھی اسّی ہزار کی فوج سے مقابلہ ہوتا تھا اور کبھی ایک لاکھ سے۔ ایک لاکھ فوج جب مقابلہ میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کی تعداد اوسطاً پانچ چھ گنا زیادہ تھی۔ اگر دن میں نو گھنٹے لڑائی ہوتی ہو تو اس کا مطلب ہے ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد مسلمان فوج کے سامنے ایرانیوں کی تازہ دم فوج مقابلہ پر آ گئی کیونکہ تلواروں کی لڑائی ہوتی تھی ایک کے مقابلے میں ایک ہی آدمی آتا تھا۔ چنانچہ ایرانی اپنی اگلی صفوں کو پیچھے ہٹا لے جاتے تھے اور تازہ دم فوج آگے آ جاتی تھی۔ غرض مسلمانوں کے مقابلہ میں دشمن کی تعداد پانچ چھ گنا زیادہ تھی۔ کم و بیش نو گھنٹے روزانہ کی جنگ میں پانچ چھ دفعہ کسریٰ کی فوجوں کی اگلی صفیں پیچھے ہٹ جاتی تھیں اور ان کی جگہ تازہ دم فوج لیتی تھی۔ یعنی اُن کا کوئی سپاہی ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ نہیں لڑتا تھا اور مسلمان نو گھنٹے تک لڑ رہا ہوتا تھا گویا وہ پانچ چھ گنا زیادہ جسمانی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہوتا تھا۔ اگر کوئی شخص ایک سوٹی لے کر اسے ہلانا شروع کر دے تو آدھے گھنٹے کے بعد اس کا بازو شل ہو جائے گا لیکن وہاں مسلمانوں کی ذات اور زندگی کا سوال نہیں تھا بلکہ اسلام کی زندگی کا سوال تھا، اسلام کے استحکام کا سوال تھا، اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کا سوال تھا اس لئے انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اپنے جسم کی جو تربیت

کی تھی اور

جسمانی طاقتوں کی نشوونما

کی تھی اُس کا اس طرح مظاہرہ کیا کہ انسانی عقل دنگ رہ گئی۔ مسلمان سپاہی کو نو گھنٹے لگاتار اُس فوج کے ساتھ لڑنا پڑا جو ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک تازہ دم سپاہی سامنے لے آتی تھی اور اس کے باوجود مسلمانوں کو کوئی کوفت نہ ہوتی تھی پھر دو دن کے بعد بعض دفعہ تین دن کے بعد دوسری لڑائی ہوتی تھی اور مسلمان سپاہی وہی ہوتے تھے جو پہلے دن سے لڑ رہے ہوتے تھے۔ ان میں بھی کچھ زخمی اور کچھ شہید ہو جاتے تھے۔ اگر چہ زخمی ہوتے تھے۔ تھکے ہوتے تھے لیکن دشمن کے سامنے سینہ سپر رہتے تھے حالانکہ اُن کے مقابلے میں کسریٰ کی لاکھ کی لاکھ فوج پیچھے ہٹ جاتی تھی اور پھر ایک نئے کور کمانڈر کی ماتحتی میں ایک تازہ دم فوج سامنے آجاتی تھی اور کچھ دنوں کے بعد پھر اسی قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ پس عجیب شان ہے صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی اور اپنی جسمانی طاقتوں کو خدا اور خدا کے دین کی ضرورتوں کے لئے نشوونما دے کر عظیم الشان قربانیوں کا مظاہرہ کیا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہنی طاقتیں عطا کی ہیں۔

اخلاقی طاقتیں اور صلاحیتیں

اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ اور روحانی قوتیں، صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ چار مختلف قسم کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں جو خدا تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں۔ ہر طاقت اپنی نشوونما کے ہر مرحلہ میں خدا سے یہ مانگتی ہے۔ مثلاً جسمانی طاقت کو لے لیتے ہیں۔ ایک بچہ ہے جس کی پیدائش کے بعد خدا سے پہلا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ ماں اُسے دودھ دے اس کے لئے ماں کا دُودھ پینا ضروری ہوتا ہے۔ ویسے دُودھ تو دُودھ پینے والے بڑے ہو کر بھی پیتے ہیں اُونٹ کا بھی بھینس کا بھی اور گائے کا بھی اور بکری کا بھی اور بھیڑ کا بھی اور بعض جگہ ضرورت پڑے تو گھوڑے کا دُودھ بھی پینے والے پی لیتے ہیں گو کم پیا جاتا ہے لیکن دُنیا گھوڑے کا دُودھ بھی پیتی ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد بچے کا اپنے

خدا سے یہ سوال

ہوتا ہے اور اس کی یہ حاجت ہوتی ہے کہ اس کی پیدائش کے بعد اس کی صحیح نشوونما ماں کے دودھ سے ہو سکتی ہے بھینس کے دُودھ سے نہیں ہو سکتی اس لئے وہ اُسے عطا کیا جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے ماں کا دُودھ پیدا کر دیا پھر وہ بڑا ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ اس کی خوراک بدلتی جاتی ہے اور اس کے طریقے بدلتے جاتے ہیں۔ امریکہ میں ڈاکٹروں نے بڑی ریسرچ کی ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ۱۸ سال تک کھانے کے لحاظ سے انسان کو نو عمر یعنی چھوٹی عمر کا سمجھا جانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ۱۸ سال تک جسمانی ضرورت کے مطابق احتیاج کا اظہار ہوتا ہے یعنی بچہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کھانا ہے اور یہ نہیں کھانا یا اتنی مقدار میں دو اور اتنی بار دو۔ تین گھنٹے یا چھ گھنٹے کے بعد دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

میں نے دیکھا ہے

بعض دفعہ کئی والدین اپنے ایسے بچے کے ساتھ ملاقات کے لئے آجاتے ہیں جس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارا بچہ کھاتا کچھ نہیں۔ میں نے بیسیوں دفعہ ان سے کہا ہے کہ یہ تو کھانے کو تیار ہے تم اسے کھلانے کے لئے تیار نہیں اور پھر جب میں نے پوچھا کہ کیا مانگتا ہے جو آپ نہیں دیتے تو ایک دفعہ ایک بچے کے باپ نے کہا کہ یہ مونگ پھلی کھانا چاہتا ہے اور ہم مونگ پھلی کھانے نہیں دیتے کہ گلا خراب ہو جائے گا۔ ایک اور نے کہا کہ اُس کا بچہ بھونے ہوئے چنے کھانا چاہتا ہے اور وہ اُسے بھنے ہوئے چنے نہیں دیتے کہ اس کا پیٹ خراب ہو جائے گا۔ حالانکہ بھنے ہوئے چنے جو اس بچے کی احتیاج ہے اور جن کے کھانے کی اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے وہ اس کو ملنے چاہئیں۔ یہ تو سائنس کا اصول ہے لیکن خدا یہ کہتا ہے کہ جو اُسے احتیاج پیدا ہوتی ہے یعنی چنے کھانے کی میں نے اس کے لئے چنے پیدا کئے ہیں اور جو مونگ پھلی کی احتیاج پیدا ہوتی ہے اس کے لئے میں نے مونگ پھلی پیدا کی ہے یہ "سوال" ہے احتیاج کا۔ یعنی جو حاجت ہے وہ زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ اے خدا! مجھے یہ دے۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہر فرد کی

ہر حاجت کے پُورا ہونے کا سامان

پیدا کر دیا گیا ہے۔ ویسے فرد فرد کی حاجت میں بھی فرق ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بچوں کی طبیعتوں کا اختلاف بتایا ہے کہ کوئی مونگ پھلی کھانا چاہتا ہے اور کوئی بھنے ہوئے چنے۔ اسی طرح ہر فرد کی جسمانی طور پر بھی، ذہنی طور پر بھی، اخلاقی طور پر بھی اور رُوحانی طور پر بھی حاجات مختلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی ہر ضرورت جو وہ زبان حال سے سوال کر رہی ہے وہ پوری کر دی گئی ہے تاکہ اُسے جو طاقتیں عطا کی گئی ہیں اُن کی صحیح نشوونما ہو سکے۔ قرآن کریم نے جو نتیجہ نکالا ہے ہماری عقل بھی وہی نتیجہ نکالتی ہے اور وہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میرے احسان گننا چاہو تو تم نہیں گن سکتے۔ اب تم خود سوچ لو کہ بچپن سے لے کر مرتے دم تک اور پھر اس کے بعد کی زندگی میں بھی

خدا تعالیٰ کے بے شمار احسان ہیں

جو انسان پر بارش کی طرح نازل ہوتے رہتے ہیں لیکن اس دُنیا کی زندگی کو لے لیتے ہیں۔ انسان کی صحیح ضرورت اور احتیاج کو پُورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے سامان پیدا کر رکھے ہیں یعنی جو انسانی خواہش ہے یا زبان حال کا سوال ہے اور جس چیز کا انسان کی فطرت تقاضا کر رہی ہوتی ہے۔ اور جو انسان کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے پیدا کرنے کے سامان کر رکھے ہیں۔

یہ بڑا وسیع مضمون ہے اور بڑا زبردست مضمون ہے۔ اس کے اندر اسلام کی برتری کا معجزانہ ثبوت ہے کہ جو چیز تم مانگتے ہو جس چیز کی بھی تمہیں سچی حاجت اور ضرورت ہے خدا تعالیٰ نے وہ چیز تمہارے لئے پیدا کر دی ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ انسان کو

چار بنیادی قوتیں اور استعدادیں

اور صلاحیتیں دی گئی ہیں۔ ہر قوت کی بنیادی طور پر بے شمار احتیاجیں اور ضرورتیں ہیں اور ہر ضرورت زبان حال سے اپنے رب سے تقاضا کرتی ہے کہ اسے فلاں مرحلے پر فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چیز اُسے چاہیئے وہ میں نے پیدا کر دی ہے۔ یہ ہے عظمت ہمارے ربّ کریم کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے احسانوں کو گن نہیں سکتے۔ مگر اس کے باوجود ناشکرے انسان کی یہ حالت ہے کہ جو چیز جس غرض کے لئے پیدا کی گئی وہاں استعمال کرنے کی بجائے اس کا غلط استعمال کرتا ہے یعنی وضع الشیء فی غیر محلّہٖ (یا فی غیر موضعہٖ)۔ ظلم کے معنے ہی یہ ہیں کہ کسی چیز کا غلط استعمال کیا جائے۔ کسی چیز کا جو محل ہے اُس جگہ کی بجائے کسی اور جگہ پر غلط استعمال ظلم ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو قوتیں اور استعدادیں دیں اور اُن کو پُورا کرنے کے سامان دیئے وہ اُن کو چھوڑ دیتا ہے اور ظلم کرنے لگ جاتا ہے یعنی ایک چیز جس غرض کے لئے بنائی گئی ہے اُس غرض کے لئے وہ اس کا استعمال نہیں کرتا بلکہ

خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء

جو انسان کی احتیاجوں کو پُورا کرنے کے لئے پیدا کی گئی تھیں اُن کا بے محل اور غلط استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو جہاں طاقتیں دیں وہاں اُن طاقتوں کی نشوونما کا اصول بھی بتایا اور نہ ختم ہونے والی ترقیات کے دروازے انسان پر کھول دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس زندگی کے بعد ایک ایسی زندگی عطا کی جانے والی ہے جو ختم نہیں ہوتی اور وہاں بھی ترقیات ہیں۔ حدیث میں آتا ہے

کہ ہر روز مومن جنّت میں پہلے مقام سے بالا تر مقام پر ہوگا۔ غرض دُنیا میں جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں اُن کے صحیح استعمال کے لئے ہدایت بھی ملنی چاہیئے تھی۔ یہ پہلو تو خالی نہیں رہ سکتا تھا اس لئے خدا نے اصول مقرر کر دیئے۔

پس خدا تعالےٰ نے انسان کی احتیاج کو پُورا کرنے کے لئے بے شمار چیزیں پیدا کیں۔ خدا نے ہر شخص کی ضرورت پُوری کر دی۔ کوئی ایسی ضرورت باقی نہیں رہی کہ جس کے متعلق بندہ یہ کہے کہ اے خدا! تُو نے میری جسمانی یا ذہنی یا اخلاقی یا رُوحانی نشوونما کے لئے میری یہ خواہش یا یہ urge (اُرج) یا یہ احتیاج یا یہ ضرورت تھی اس کو پُورا کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں پیدا کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان ان ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے اپنی سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ اسے

آسمانی ہدایت کی ضرورت

ہے۔ اور اب انسان کو جب کہ وہ اپنے کمال تک پہنچنے کے قریب پہنچا ہوا تھا، اسلام میں کامل ہدایت ملی ہے۔ اسلام ایک زبردست مذہب ہے، ایک کامل شریعت ہے اور ایک زبردست تعلیم ہے۔ اسلام نے تمام چیزوں کے صحیح استعمال کے لئے انسان کو ہدایت دی ہے کہ اس طرح عمل کرو گے اور اشیاء کو اس طرح استعمال کرو گے تب تم صحیح طریقے پر فائدہ اُٹھا سکو گے ورنہ ضرورت اپنی جگہ پر رہے گی ضرورت کے پُورا کرنے کے سامان اپنی جگہ پر رہیں گے لیکن تم اپنی نالائقیوں کی وجہ سے پھر بھی اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکو گے اور دنیا میں فساد پیدا کرو گے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

" ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْهِمْ "

کہ جو انسانوں کے ہاتھوں نے غلط اور ناجائز طور پر کمایا اور گناہ کئے اور خدا تعالےٰ کی عطا کا غلط استعمال کیا اس سے فساد اور ظلم پیدا ہو گیا۔ مثلاً ایٹم بم ہے یہ ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کی بھلائی میں بھی خرچ ہو سکتی ہے۔ ایک دہریہ انسان بھی یہ کہتا ہے کہ سائنس کے لحاظ سے یہ ممکن ہے کہ

انسان کی بھلائی کے لئے

اسے خرچ کیا جائے اور ہونا بھی ایسے ہی چاہیئے لیکن انسان کا دماغ بہک گیا اور عملاً کچھ فائدے اُٹھائے اور بہت سارے نقصانات کے سامان پیدا کر دیئے اور برّ و بحر میں اس کی وجہ سے ایک فساد پیدا ہو گیا۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس دُنیا میں جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں ان کے صحیح استعمال کے لئے اسلام میں رہنمائی موجود ہے اگر میرے عطایا سے پُورا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو اسلام پر پُورا عمل کرنا ہوگا۔ عقل بھی یہی کہتی ہے کہ جو پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ مثلاً جو شخص پانی سے پُورا فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے وہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے ایک گھونٹ پر اکتفاء نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی پیاس بجھانے کے لئے پورا (کافی) پانی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دنیا کی چیزوں سے پُورا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو اسلام پر پورا پورا عمل کرو۔ اگر تم پورا پورا عمل نہیں کرو گے اور وہ طریق اختیار نہیں کرو گے جو اسلام نے تمہیں بتایا ہے تو پھر تم فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

اسلام پر پُورا عمل کرنے کا مطلب

یہ ہے کہ ہم اپنی طاقتوں اور قوّتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیں۔ اور کہیں کہ اے ہمارے رب تُو نے ہمیں جو قوّتیں اور صلاحیتیں دی ہیں ہم تیری منشاء کے مطابق اور تیری تعلیم کی روشنی میں اور اسلام جو نُور دنیا کی طرف لے کر آیا ہے اُس نُور تلے چل کر اُن کی نشوونما کریں گے اور اس سے باہر نہیں جائیں گے۔ غرض اسلام کو پورے طور پر سمجھنا اور اس پر عمل کرنا حصول مقصد کے لئے اور ہماری جو قوّتیں اور استعدادیں ہیں اُن کی کمال نشوونما کے لئے ضروری ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اسلام کے متعلق فرماتے ہیں:-

" اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے اوپر وارد کر لینا اور اس کی محبّت ذاتی سے پُورا رنگ حاصل کر کے محض محبّت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض خدا کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سُنتے ہوں اور ایسا دِل پیدا کرنا جو سراسر اُس کی طرف جُھکا ہُوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اُس کے بُلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالےٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نُوروں کے ساتھ دوبارہ اُس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کُنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اُس کے نزدیک ہیں پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دُور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو اُن نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اُس کی آواز سُنتا ہے اور اُس کی نُور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہُوا۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدے سے سفلی زندگی کا گندہ چولہ اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک

نُور کا پیراہن پہن لیتا ہے

اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خُدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنّت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا اُن پر فرشتے اُترتے ہیں اور خدا اُن سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو۔ مَیں تمہارے ساتھ ہوں اور مَیں اسی دُنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس تم اس سے خوش ہو۔ اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہلِ دل مذہب اسلام میں اُس

رُوحانی بہشت کا مزہ

چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچّے پیرووں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس اُمّت مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔ اور اُس نے اس دُعا کو قبول کر لیا ہے جو قرآن شریف میں آپ سکھلائی تھی اور وہ یہ ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ہمیں وہ راہ دکھلا جو ان راستبازوں کی راہ ہے جن پر تُو نے ہر ایک انعام اکرام کیا ہے یعنی جنہوں نے تجھ سے ہر ایک قسم کی برکتیں پائی ہیں اور تیرے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوئے ہیں اور تجھ سے دُعاؤں کی قبولیتیں حاصل کی ہیں اور تیری نصرت اور مدد اور راہ نمائی ان کے شاملِ حال ہوئی ہے اور ان لوگوں کی راہوں سے ہمیں بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تیری راہ کو چھوڑ کر اور راہوں کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہ وہ دعا ہے جو نماز میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ اندھا ہونے کی حالت میں دنیا کی زندگی بھی ایک جہنم ہے اور درحقیقت خدا کا سچا

تابع اور واقعی نجات پانے والا وہی ہو سکتا ہے جو خدا کو پہچان لے اور اُس کی ہستی پر کامل ایمان لے آوے اور وہی ہے جو گناہ کو چھوڑ سکتا ہے اور خدا کی محبت میں محو ہو سکتا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۲ تا ۱۶ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۲)

پس اسلام دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے انسان نور سے طور پر

اسلام کے احکام کی پابندی

کرے اور کوشش کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک فقرہ میں یہ کہا تھا کہ انسان اپنی طاقت سے یہ نہیں کر سکتا اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتی ہے اور اس کے لئے اُس نور کی ضرورت ہے جو مقبول دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اور انسانی زندگی کے اندھیروں کو دور کر کے اُسے ایک نور عطا کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔ وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ یہ ایک

بڑا زبردست وعدہ

ہے اگر آپ اس کی قدر پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تم میرے ذکر میں مشغول رہو گے اور صبح و شام میری تسبیح کرو گے اور تمہارے دلوں کے اندر اسلام حقیقی معنوں میں داخل ہو جائے گا تو هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ خدا کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی۔ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہونگی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے تمہارے لئے دعائیں مانگی جائیں گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر قسم کے ظلمات سے تمہیں نکال لیا جائے گا اور ایک نور تمہیں عطا کیا جائے گا۔ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ ایسے ایمانداروں کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے لوگ ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاملہ کیا کرتا ہے۔

یہ رمضان کا مہینہ

دعاؤں کا مہینہ

ہے۔ پس دوست دعائیں کریں کہ جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے ہم اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔ اسلام کے مطابق زندگی گزار کر خدا تعالیٰ سے ہم یہ توفیق پائیں کہ اُس کا نور ہمیں مل جائے جس کے نتیجہ میں ہماری زندگیوں سے ہر قسم کے اندھیرے اور ظلمتیں دور ہو جائیں۔"

اخبارِ قادیان

○ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مورخہ ۱۲/۷۷ ۱ کو امرتسر سول ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر واپس قادیان آ گئے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اب وہ رو بصحت ہو رہے ہیں ○ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب درویش دکاندار، پاؤں پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے بیمار ہیں صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز عبد الحفیظ صاحب ابن محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد، چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

○ مورخہ ۱۲/۷۷ ۲ کو مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اسی طرح مورخہ ۱۲/۷۷ ۳ کو مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوری کارکن دفتر اخبار بدر کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "شاہدہ مبارکہ" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی نواسی ہے۔ احباب ہر دو نومولودہ کے نیک و قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مکرم مبارک احمد صاحب نے اس خوشی کے موقع پر ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ)

ربوہ میں عید الاضحی کی مبارک تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ (۲۲ نبوت ۱۳۵۶ ہش / ۲۲ نومبر ۱۹۷۷ء) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے نو بجے صبح بذریعہ کار جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ نمازِ عید پڑھانے کے بعد حضور نے جملہ افرادِ جماعت کو عید کی مبارکباد دی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج قربانیوں کی عید ہے۔ اس عید کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے۔ فریضۂ حج کا تعلق بیت اللہ کے ساتھ ہے اور بیت اللہ کا تعلق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کے ساتھ ہے کہ جو آدم سے بھی پہلے سے خاتم الانبیاء تھے۔ قرآن کریم کی آیت اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ (آل عمران ۹۷) کے مطابق بیت اللہ کو النّاس کے لئے تعمیر کیا گیا اور كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ۱۱۱) میں اُمتِ محمدیہ کو النّاس کے لئے خیر اُمت قرار دیا گیا ہے گویا جن لوگوں کے لئے خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا انہی کے لئے اس اُمت کو پیدا کیا گیا۔

حضور نے فرمایا درحقیقت اس عید کا تعلق محض دُنبوں، بھیڑوں، بکریوں، گائے اور اونٹوں کی قربانی سے نہیں ہے بلکہ ذبحِ عظیم سے ہے اور ذبحِ عظیم سے مراد محض جانوروں کی قربانی نہیں ہے بلکہ خدا کی خاطر پوری زندگی کو قربان کرنے سے ہے۔ ہمارا یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ زندہ رہ کر پوری زندگی میں قربانی پیش کرنے کی نسبت جان دیدینا زیادہ آسان ہے۔ ذبحِ عظیم دراصل یہ ہے کہ انسان اپنی تمام خواہشات اور اُمنگوں کو چھوڑ کر محض خدا کی خاطر اپنی پوری زندگی قربان کر دے۔ اس عید کے موقع پر جو قربانیاں دی جاتی ہیں وہ دراصل اسی قربانی کی نشان دہی کرتی ہیں جس کا تعلق زندگی کی قربانی سے اور مال کی قربانی سے ہے چنانچہ فریضۂ حج ادا کرنے والے لاکھوں لوگ اپنا مال بھی خرچ کرتے ہیں اور وقت بھی خرچ کرتے ہیں۔ یہ فریضہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ بیت اللہ کو جن مقاصد کے لئے تعمیر کیا گیا اور جن کی خاطر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی پیدا ہوئی، ان مقاصد کی تکمیل میں ہر سچے مسلمان کی پوری زندگی بسر ہونی چاہئیے خصوصاً موجودہ زمانے میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بپا ہونے والا روحانی انقلاب اپنے عروج تک پہنچنے والا ہے اور اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آ کر نوعِ انسانی کو اپنے جھنڈے تلے جمع کرنے والا ہے۔ مقاصدِ بیت اللہ کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب پوری تندہی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو ان مقاصد کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے اور پھر انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا آؤ اب ہم سب مل کر دعا کریں اپنے لئے بھی، جماعت کے لئے بھی اور اس کرّہ ارض پر بسنے والی تمام انسانیت کی بہتری کے لئے بھی۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

٭٭٭ ○ ٭٭٭ ○ ٭٭٭

○ مورخہ ۲۹ و ۳۰ نومبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے صداقت و امانت ہر دو گروپ کے تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ تلاوت و نظم اور عہد کے بعد عزیزان شرافت احمد خان۔ عبد المومن نیّر۔ رفیق احمد گجراتی اور بشیر احمد صاحب حافظ آبادی نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے چچا کی آنکھ کا اپریشن ہونیوالا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اسی طرح خاکسار کے بہنوئی شبیر علی خان صاحب آف سورو کے کاروبار میں کافی نقصان ہو گیا ہے اسکی تلافی اور ترقی کے لئے احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید قیام الدین۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ میرے برادرِ نسبتی محمد صادق صاحب جیکوڑی سخت بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمود احمد ہندرگس صدر جماعت احمدیہ تیما پور

اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کے متعلق ہدایات

حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

۲

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

میاں بیوی کی دوڑ

ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

سَابَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُہٗ فَلَمَّا کَثُرَ لَحْمِیْ سَابَقَنِیْ فَسَبَقَنِیْ ثُمَّ ضَرَبَ کَتِفِیْ وَقَالَ ھٰذَا بِتِلْکَ۔"

کہ شادی کے ابتدائی ایام میں جبکہ میں دبلی پتلی لڑکی تھی میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی اس کے عرصہ بعد جب میرا جسم بھاری ہو چکا تھا۔ ایک موقع پر ہم نے پھر دوڑ لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے تو حضورؐ نے میرا کندھا ہلاتے ہوئے مجھے جتلایا کہ یہ اس روز کا جواب ہے گویا برابر ہو گئے۔

اسی طرح ایک روز عید کے موقع پر حبشی لوگ مسجد میں نیزوں سے اپنے جنگی کرتب دکھا رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہ نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حبشیوں کے یہ داؤ پیچ یا تماشا دیکھنے کی خواہش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت عائشہ حضورؐ کے دوشِ مبارک پہ اپنے رخسار اور ٹھوڑی رکھ کر ان کے کرتب دیکھنے لگیں۔ اور دیر تک دیکھتی رہیں آخر خود ہی تھک کر ہٹ گئیں آپؐ اس وقت تک حضرت عائشہ کی خاطر کھڑے رہے۔

اس واقعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گھریلو بے تکلف زندگی کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپؐ گھر والوں کے جذبات کا خیال رکھتے تھے۔ اور حسب موقعہ جائز تفریحات میں ان سے مل کر حصہ لیتے تھے۔ اور ان کی خوشی اور خواہش پوری کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

ابوبکرؓ کی بیٹی جو ہوئی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ فطری محبت تھی صرف ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ حضرت عائشہ باوجود کم عمر ہونے کے اجتہاد فکر و دقتِ نظر وسعتِ معلومات اور دینی علم میں ممتاز تھیں۔ قابلیت و ذہانت میں ان کی امتیازی شان کی وجہ سے چند دوسری ازواجِ مطہرات میں ان کے خلاف کسی قدر رشک موجود تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنا وکیل بنا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں بھیجا۔ حضرت زینبؓ حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں اور انہیں حضرت عائشہؓ سے ہر طرح ہمسری کا دعویٰ بھی تھا چنانچہ حضرت زینبؓ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خصوصی موقعہ پہ حاضر ہو کر یہ خدمت انجام دی اور ثابت کرنا چاہا کہ حضرت عائشہؓ اس امتیاز اور مرتبہ کی مستحق نہیں ہیں جہاں تک عدل و انصاف کا سوال تھا۔ ان کے پاس کوئی حجت حضرت عائشہؓ کے خلاف نہیں تھی کیونکہ اس بارہ میں حضور کا نمونہ بے نظیر تھا۔ حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت زینبؓ کی تقریر خاموشی اور تحمل سے سنتی رہیں جب حضرت زینبؓ خاموش ہو گئیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھا، چنانچہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پہ مرضی کے آثار پاکر حضرت عائشہ کھڑی ہوئیں۔ آپؓ عورتوں میں عدیم المثال خطیب تھیں حضرت زینبؓ کے جواب میں ایسی تقریر کی کہ حضرت زینبؓ خاموش اور حیران ہو گئیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے فرمایا:۔

"کیوں نہ ہو ابوبکرؓ کی بیٹی جو ہوئی"

(بخاری کتاب الھبۃ)

ایک مرتبہ گھر میں کسی بات پر حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی قدر اونچی آواز میں بول رہی تھیں کہ حضرت ابوبکرؓ گھر میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حضرت عائشہ پر غصہ آیا۔ اور آپؓ انہیں مارنے کے لئے آگے بڑھے مگر حضرت عائشہ یکدم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں آکر چھپ گئیں اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچا لیا۔ حضرت ابوبکرؓ جب چلے گئے۔ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے فرمایا:۔

"کیوں عائشہؓ تم بول رہی تھیں آخر اب بھی میں نے ہی تمہیں تمہارے باپ سے بچایا ورنہ تم اس بولی کی وجہ سے ان سے مار کھاتیں۔

(ابو داؤد و مشکوٰۃ)

غزوۂ تبوک کا ایک واقعہ

غزوۂ تبوک میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف فرما تھے ایک صحابیؓ حاضر ہوئے اور باہر ہی کھڑے رہے۔ حضورؐ نے فرمایا: "اندر آجاؤ" انہوں نے مزاحاً عرض کیا

"یا رسول اللہؐ! پورے کا پورا آ جاؤں؟" (یعنی پورے جسم کے ساتھ آجاؤں)

حضورؐ نے فرمایا "ہاں پورے آجاؤ"

اور اس جملہ پر بہت مسکرائے اور محظوظ ہوئے صحابی کے جملہ میں نہایت ظریفانہ تعریض تھا یعنی خیمہ تو اتنا چھوٹا ہے اور حضورؐ مجھے اندر آنے کا حکم فرما رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ)

حضرت اُمّ سلمہؓ ام المومنین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ بعض امور کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے لئے اپنی ازواجِ مطہرات سے کچھ ناراضگی کی وجہ سے علیحدگی اختیار فرمائی اور جب قمری مہینہ کے ۲۹ دن گزر گئے تو حضورؐ گھر تشریف لے آئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیار سے طنزیہ انداز میں عرض کیا

"یا رسول اللہؐ! ابھی تو مہینہ گذرنے میں ایک دن باقی ہے۔"

حضور ہنس پڑے اور فرمایا:۔

"بی بی کبھی قمری مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔"

(بخاری)

آنکھ سے کھانا

حضرت صہیبؓ رومی جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں مقیم تھے اور آپ کے سامنے کچھ کھجوریں پڑی تھیں جو آپ تناول فرما رہے تھے حضرت صہیب بھی شریک ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ظرافت فرمایا "تم آشوبِ چشم کی حالت میں بھی کھجور کھاتے ہو۔ مطلب یہ تھا کہ آنکھوں کی تکلیف میں کھجوریں نقصان نہ دیں۔ انہوں نے اپنے آقا کو محظوظ کرنے کے لئے عرض کیا۔

"حضورؐ میں اپنی اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو صحت مند ہے"۔

یہ جواب سُن کر حضورؐ محظوظ ہوئے اور ہنس پڑے۔

(شمائلِ اسلام ص۹)

جنت میں کھیتی باڑی

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں بیان فرمایا۔ جنت میں خدا سے ایک شخص کھیتی باڑی کرنے کی خواہش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا کیا ابھی تک تمہاری دنیوی خواہشات پوری نہیں ہوئیں۔ وہ عرض کرے گا۔ بے شک ہو چکی ہیں لیکن میرے مونہہ میں چاہتا ہوں کہ ادھر یہاں کچھ بوؤں اور ادھر جھٹ پٹ کھیتی تیار ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس کی خاطرداری کے لئے ایسا ہی کر دے گا۔ وہ جنت میں بیج ڈالے گا اور اس کی کھیتی فوراً اسی وقت اُگ آئے گی اور اسی وقت ہی وہ کاٹنے کے قابل بھی ہو جائے گی اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں کے برابر ہو جائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔

"اے بنی آدم تجھے کسی چیز سے سیری نہیں ہوتی"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مجلس میں ایک بدوی بھی بیٹھا تھا اس نے عرض کیا "حضورا پھر یہ سعادت تو جنت میں صرف قریش اور انصار کو حاصل ہوگی اس لئے کہ وہ حضرات زراعت پیشہ ہیں۔ لیکن ہم بادیہ کے لوگ تو کاشتکار نہیں۔ ہمیں یہ سعادت کہاں نصیب ہوگی؟ اس کی یہ بات سُن کر حضور ہنس پڑے اور سب اہلِ محفل بھی محظوظ ہوئے اور محفل زعفران کی کھیتی بن گئی۔

(بخاری باب کلام الرب مع اہل الجنۃ)

آنکھوں میں سفیدی

ایک روز ایک صحابیہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ زَوْجِیْ مَرِیْضٌ فَقَالَ لَعَلَّ زَوْجَکِ الَّذِیْ فِیْ عَیْنَیْہِ بَیَاضٌ فَرَجَعَتِ الْمَرْأَۃُ وَ فَتَحَتْ عَیْنَیْ زَوْجِھَا لِتَنْظُرَ اِلَیْھَا فَقَالَ مَا بَالُکِ فَقَالَتْ

اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ فی عَیْنَیْکَ بیاض فقال ویحلک وھل احدٌ اِلّا وفی عینیہ بیاضٌ"
کہ اے اللہ کے رسول میرا خاوند بیمار ہے۔ حضور نے ازراہ ظرافت فرمایا اچھا تو تمہارا خاوند وہ ہے جس کے آنکھوں میں سفیدی ہے جب وہ اپنے گھر لوٹیں تو اپنے خاوند کی دونوں آنکھوں کو کھول کھول کر دیکھنے لگیں کہ ان میں کہاں کہاں سفیدی ہے۔ خاوند نے پوچھا کیا بات ؟ کہنے لگیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری دونوں آنکھوں میں سفیدی ہے یہ تو فکر مندی کی بات ہے اس لئے مَیں دیکھ رہی ہوں کہ کیا واقعی تمہاری آنکھوں میں سفیدی آگئی ہے اس پر اس کے خاوند بھی محظوظ ہوئے اور ایسے کہنے لگے تجھے ہلاکت ہو کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہے جس کی آنکھوں میں سفیدی نہ ہو ؟ یعنی تو خدا کے رسول کے بے تکلف نہ مزاح کو سمجھ نہ سکی۔

(ابوداؤد و مشکوٰۃ)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جب تم مجھ سے خوش یا ناخوش ہوتی ہو تو مَیں جان لیتا ہوں۔ مَیں نے پوچھا اے رسولِ خدا کیسے جان لیتے ہیں حضورؐ نے فرمایا جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو قسم کھاتے ہوئے کہتی ہو

لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ

نہیں محمد کے رب کی قسم

اور جب تم مجھ سے خفا یا ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو:-

لَا وَرَبِّ ابراھیم

نہیں ابراہیمؑ کے رب کی قسم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں مَیں نے عرض کیا اے رسولِ خدا آپ کی بات بالکل درست ہے لیکن یا رسول اللہ مَیں صرف حضورؐ کا نام ہی چھوڑتی ہوں حضور کی محبت میرے دل میں ویسے ہی رہتی ہے:

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ حاضر ہوئے کسی سفر کی تیاری تھی انہوں نے عرض کیا

"یا رسول اللہ احملنی علیٰ جملٍ"

اے رسول اللہ مجھے بھی کسی اونٹ پر سوار فرمائیں۔

آپؐ نے خوش طبعی اور مزاح کے طور پر فرمایا:-

اَحملك علیٰ ولد النّاقۃ

مَیں تجھے اونٹنی کا بچہ سواری کے لئے دوں گا انہوں نے عرض کیا حضور مَیں نے اونٹنی کا بچہ کیا کرنا ہے مجھے تو سواری کے لئے پورا اونٹ درکار ہے آپؐ نے فرمایا بھئی اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے کسی دوسرے جانور کا تو نہیں ہوتا۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ)

لمبی نماز

حضرت سودہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ایک رات تہجد کی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہوگئیں۔ حضور رات کے وقت ہمیشہ لمبی نماز پڑھتے تھے حضرت سودہ کا جسم بھاری تھا جلد تھک گئیں نماز کے بعد آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اتنا لمبا قیام فرمایا ہے کہ مَیں تو اپنے ناک کو پکڑے رہی مبادا کہ نکسیر پھوٹ پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس مزاح اور خوش کلامی سے بہت محظوظ ہوئے۔

(بحوالہ انصار اللہ ستمبر ۷۷ء)

خدام سے شگفتہ مزاجی

حضرت انس خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں:-

دخل یومًا علیٰ اُمّ سُلَیْمٍ وَ قدمات نغر ابنھا من بنی ابی طلحہ فقال للولد یا ابا عُمیر ما فعل النُّغَیْرُ"

کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ اُمّ سلیم کے ہاں تشریف لے گئے اور اتفاقاً ان دنوں ان کے ایک بیٹے یعنی میرے بھائی نے جو چھوٹا سا پرندہ پال رکھا تھا وہ مر گیا تھا آپ نے بچے سے پیار کیا اور اس کو ہنسانے اور دل بہلانے کے لئے فرمایا اے ابوعمیر بتاؤ پھر تمہارے ننھے پرندے کا کیا ہوا ؟

حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ چونکہ حضورؐ کی خدمت کا شرف مجھے حاصل تھا۔ اس لئے جب کوئی کام کہنا ہوتا تو نہایت پیار سے بعض دفعہ فرماتے:-

"یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ"

اے دو کانوں والے ادھر آنا!" حالانکہ صرف حضرت انسؓ کے ہی نہیں ہر انسان کے دو کان ہوتے ہیں لیکن حضورؐ انہیں یہ فرما کر ظرافت اور اپنے خادم سے محبت کا رنگ پیدا فرما دیتے۔

نیز اس میں خوبی کی طرف اشارہ تھا کہ آپ چوکس تھے اور ہر بات خود بگوش سن کر حاضر ہو جاتے تھے اور کام انجام دیتے تھے

اسی طرح ان کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ شفقت اور پیار سے مذاق کے رنگ میں انہیں ابوحمزہ کی کنیت سے یاد فرمایا کرتے تھے اور پھر اسی کنیت سے وہ مشہور بھی ہوگئے وجہ اس کی وہ یہ بتاتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشرف ہونے کے زمانے میں بعض دفعہ میں جنگل سے حمزہ چننے چلا جاتا تھا۔ حمزہ عربی میں ساگ کی قسم کی ایک سبزی کا نام ہے جو عرب بادیہ میں ہوتی ہے۔

(شرح شمائل ترمذی صفحہ $\frac{۱۳۳}{۱۳۴}$)

بچوں سے خوش طبعی اور کھیل

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جا رہے تھے کہ میدان میں دوسرے بچوں کے ساتھ حضرت حسینؓ راستہ میں کھیلتے ہوئے مل گئے۔ حضورؐ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر حضرت حسینؓ کو پیار سے کھیل کے طور پر پکڑنے کے لئے تیزی سے آگے ہوئے۔ بچہ یہ دیکھ کر ہنستا ہوا کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگنے لگا۔ حضورؐ اس کے پیچھے پیچھے بھاگتے اور ہنساتے رہے یہاں تک کہ حضور نے اسے پکڑ لیا اور اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اس کے اوپر رکھ کر اسے پیار کرتے رہے جبکہ حضورؐ کے ساتھی بھی کھڑے ہوئے مقدس نانا اور نواسے کی یہ پیاری کشمکش اور کھیل دیکھ کر حظ اُٹھاتے رہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(بخاری)

کھجوریں کھانے کا ایک واقعہ

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنے بعض اور اصحاب کی معیت میں ایک جگہ کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ حضورؐ ازراہِ مزاح کھجوریں کھاتے ہوئے اپنی گٹھلیاں بھی بچاتے ہوئے آگے رکھنے کے حضرت علیؓ کے آگے ڈھیر فرماتے رہے اور کچھ دیر بعد مسکرا کر فرمایا۔ "علی تمہارے آگے پڑا ہوا گٹھلیوں کا ڈھیر شاہد ہے کہ تم بڑے پیٹو ہو"۔

اپنے آقا کی شگفتہ مزاجی دیکھ کر حضرت علی کو بھی مذاق سوجھا اور برجستہ عرض کیا "حضورؐ میں پیٹو سہی لیکن پھر بھی گٹھلیاں تو باہر پھینکتا رہا ہوں۔ مگر حضور کے آگے تو گٹھلیاں بھی نہیں ہیں ؟

اور یوں آقا اور غلام کے درمیان خوش طبعی اور باذوق مزاح سے محفل کشتِ زعفران بن گئی۔ (مناقب علی مشکوٰۃ)

پروں والی گڑیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہو جانے کے بعد اپنی گڑیاں وغیرہ بھی ساتھ لے آئی تھیں۔ ایک مرتبہ وہ گھر کے کسی طاق میں اپنی پروں والی گڑیا سجا رہی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے۔ دیکھ کر مسکراتے ہوئے حضرت عائشہ سے پوچھا۔

"عائشہ کیا گڑیوں کے بھی پر ہوتے ہیں؟

اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پروں کا جو ذکر آیا ہے تو گڑیوں کے بھی پر ہونے چاہئیں۔

حضور مسکراتے ہوئے خاموش ہوگئے حضرت عائشہ کی عمر کے لحاظ سے حضور کا مقصد ان کی دلجوئی کرنا تھا" (نزہتہ المجالس)

سواری

حضورؐ کو بچوں سے بے حد پیار رہتا اور انہیں خوش کرنے کے لئے ان سے کچھ وقت خوش گفتگی اور کھیل کرنے میں صرف فرماتے تھے ایک مرتبہ حضرت حسینؓ بچپن میں حضورؐ کو سواری بنا کر پیٹھ پر سوار ہوگئے۔ ایک صحابی نے دیکھ کر حضرت حسین کو مخاطب کر کے کہا نعم المرکبُ یعنی واہ کتنے خوش قسمت ہو کتنی اچھی سواری پائی ہے۔ تو حضور نے فرمایا ونعم الراکبُ یعنی صرف سواری ہی نہیں سوار بھی کتنا اچھا ہے اس طرح ننھے بچے کو حضورؐ نے خوش بھی کر دیا اور اس کے لئے دعائیہ رنگ میں پیشگوئی فرما کر اس کے روشن مستقبل پر بھی روشنی ڈالی اور شگفتہ مزاجی کا مظاہرہ فرما دیا۔ (بخاری) (باقی)

درخواستِ دُعا

خاکسارہ کی بہن محترمہ فاطمہ بی صاحبہ زوجہ محمد قدرت اللہ صاحب چنداپوری بہت علیل ہیں۔ دواخانہ میں شریک ہیں۔ آکسیجن دی گئی ہے۔ اس وقت طبیعت کچھ ٹھیک ہے۔ اسی طرح محمد شریف احمد بھی بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ہر دو کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے اسی طرح خاکسارہ کے شوہر کی اور بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے بھی احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ: شاکرہ فرحت چنداپوری

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نصرت و تائید الٰہی

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

اِسلام کی چودہ صدیوں کی تاریخ میں متعدد مملکتیں قیامت سا ہولناک اور لرزہ خیز حوادث سے دوچار ہوئیں۔ مثلاً مملکتِ بغداد خاتمہ کو پہنچی۔ مملکتِ ہسپانیہ کا سقوط ہوا۔ ۱۸۵۷ء میں شاہ ظفر کی زیر نگیں مملکتِ ہند کا استیصال ہوا۔ ہمارا برّصغیر بھی عظیم حوادث میں بوقت تقسیم مُلک ۱۹۴۷ء میں مبتلا ہوا۔ ایسے ہر المیہ کے ساتھ بھاری انقلاب کی تاریں اُلجھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ لاکھوں افراد ہند و پاکستان سے ترکِ اوطان کر کے ایک مُلک سے دوسرے مُلک میں منتقل ہوئے۔ اربوں روپے کی اَملاک تباہ ہوئیں۔ ہزار ہا ناکردہ گناہ جانوں کا اِتلاف ہوا۔ شدید خطرات سے محصور ہو کر مائیں اپنی فطری ممتا کے باوجود اپنے پیارے معصوم ننھے بچوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اپنی جانوں کو بچانے کے لئے بھاگ نکلیں۔ بعض جگہ ایسے رونگٹے کھڑے کر دینے والے نظارے بھی دیکھنے میں آئے کہ ماں مقتول پڑی ہے اور گودی کا بچہ اس کے سینے سے چمٹا پڑا ہے۔

ایک خونچکاں زلزلہ تھا جو دونوں ممالک میں بیک وقت بپا ہو رہا تھا۔ جس کے کوائف حیطۂ تحریر میں نہیں آسکتے اس وقت جماعتِ احمدیہ کا مرکز قادیان بھی شدید معرضِ خطر میں تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کو تائیدِ الٰہی حاصل تھی اور فراستِ مومنانہ بھی۔ اس بارے میں تقسیم ملک کے سلسلہ میں مختصراً کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

ان ہوشربا اور جانگداز حالات میں آپ کا ہر لمحہ حفاظتِ جماعت اور حفاظتِ مرکزِ قادیان کے بارے میں دعاؤں اور اُن کی آبادکاری کے لئے مُسلسل و پیہم مساعی اور جماعت کو مختلف اطوار میں تحریک و تلقین میں صَرف ہوتا تھا۔ آپ نے ہدایات دیں کہ دو صد نہیں بلکہ تین صد تیرہ افراد قادیان میں قیام کریں۔

اس وقت دونوں ممالک کے عوام و حکّام اضطرابی اور پریشانی کے عالم میں تھے۔ تقریباً سو فیصدی مسلمان مشرقی پنجاب سے اِنخلاء کر چکے تھے۔ قادیان میں قیام پر آمادہ مُسلم احمدی افراد کے بارے میں تبدیل شدہ حالات میں حکّام کو کسی قسم کے تجربہ کا ابھی موقعہ نہیں مِلا تھا اس لئے یہ طبعی امر تھا کہ مسلمانوں کے بارے میں وہ پھونک پھونک کر قدم اُٹھائیں اور کوئی ایسا فیصلہ نہ کریں جس سے بعد میں مُلک اور نئی قائم شدہ حکومت کے لئے کسی پریشانی کے رونما ہونے کا خدشہ ہو۔ سو حکّام نے یہ اظہار کیا کہ اتنی بڑی تعداد میں قیام رکھنے اور اتنے بڑے رقبہ کے مکانات کے قبضہ میں رکھنے کی اجازت شاید نہ ملے۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی تائیدِ الٰہی دیکھئے کہ حکّام کے قلوب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نرم ہو گئے اور انہوں نے یہ دونوں باتیں قبول کرلیں۔

دونوں طرف حکومتیں نئی تھیں۔ پناہ گزینوں کی آبادی ایک بھاری دردِ سر تھا۔ یہ لوگ جانی و مالی نقصانات برداشت کر کے آئے تھے۔ اس لئے ایک قسم کی بے خوفی بے باکی اور لاقانونی کا رنگ طبعاً ان میں آگیا تھا۔ اپنی تکالیف کے باعث ایک مذہب والے دوسرے مذہب والوں پر یقین نہ کرتے تھے۔ اس لئے چند ابتدائی سالوں میں کھچاؤ اور کشمکش کا ماحول رہا۔

تقسیم برِصغیر کے حالات میں یہ بات کسی کے ذہن میں نہیں آتی تھی کہ قادیان پھر ایک فعال مرکز کی صورت اختیار کر سکے گا۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ کو فراستِ مومنانہ کا نُور اللہ کی طرف سے ودیعت ہُوا تھا۔ آپ نے ابتدا میں ہی ہدایات دی تھیں کہ یہاں کے لئے مطلوب علماء اور عملہ دفاتر کو ٹھہرایا جائے اور متعدد ایسے ذمہ دار افراد کو حضور نے نامزد فرمایا تھا۔ چنانچہ ابتدا ہی میں حضور کی قیادت میں تنظیمِ مرکز اور تنظیم جماعتہائے ہند کا کام پوری توجہ سے شروع ہوا۔

کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ درویشان کی ازدواجی زندگی بحال ہوگی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی توجہ سے درویشان کے اہل و عیال پاکستان سے قادیان آنے لگے بعض افراد جن کی بیویوں نے وہ ہولناک ایام دیکھے تھے، واپس آنے سے انکار کر کے طلاقیں لے لیں یا جو افراد ابھی غیر شادی شدہ تھے، انہوں نے دیگر صوبہ جات میں شادیاں کیں۔ بعد میں بعض افراد قادیان میں بطور کارکن وغیرہ آگئے اور باوجود یہ کہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء کے درویشان کی تعداد تین صد تیرہ تھی۔ اور بعد میں وفات وغیرہ سے کمی ہوتے ہوتے اس وقت قادیان میں ایک سو کے قریب درویشان باقی ہیں لیکن بچوں اور جوانوں کی ریل پیل ہے۔ ان سے تعلیم الاسلام ہائی سکول، نصرت گرلز ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کی رونق ہے۔ اور اب تو بہت سے درویشوں کی اولاد کی تیسری نسل چل رہی ہے۔

مرکز میں ترقی اس لحاظ سے بھی ہو رہی ہے کہ بہت سے مبلغین تیار ہو کر مُلک بھر میں اشاعتِ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور تقویتِ جماعت کا موجب بن رہے ہیں۔ تمام بچیاں بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ دُور دراز کے ممالک میں بعض کی شادیاں ہوئی ہیں۔ چنانچہ عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بی اے (دختر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ) کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں اپنے میاں محترم سید مبشر احمد صاحب کی معیت میں کئی طریق پر سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ وہ جنوری ۱۹۷۵ء میں وہاں گئی تھیں۔ اسی طرح عزیزہ رفعت النساء صاحبہ (دختر مکرم عمر الدین صاحب درویش) شادی ہو کر اس سال کے ابتدا میں اپنے خاوند مکرم عبد الرقیب ولی صاحب کے ساتھ بوسٹن شہر (امریکہ) پہنچیں۔ اور سلسلہ کا اُردو کا لٹریچر انگریزی میں ترجمہ کر کے سُنا کر وہ تربیتِ جماعت کا موجب بن رہی ہیں۔ عزیزہ مبارکہ صاحبہ (دختر محترم ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش) نے قادیان میں بی اے فائنل فرسٹ ڈویژن میں کیا تھا اور قادیان بھر میں اوّل آئی تھیں۔ امسال انہوں نے "کنیا مہا ودالیہ" کالج جالندھر سے ایم۔اے انگلش سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ آپ اپنے کالج میں اوّل آئی ہیں۔ اور تقسیم مُلک کے بعد قادیان میں یہ پہلی احمدی بچی ہیں جنہوں نے ایم اے انگلش کیا ہے۔ قریب میں آپ کی شادی محترم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب حیدر آبادی سے ہوئی ہے اور آپ ان کے پاس امریکہ میں بمقام کلیولینڈ (اوہایو) گئی ہیں۔ اُمید ہے آپ بھی بفضلہٖ تعالیٰ وہاں کی جماعت کے لئے مفید ثابت ہونگی۔

تقسیم مُلک کے بعد قادیان مرکزِ سلسلہ کی فعّالیت کو دیکھ کر بے اختیار حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی کہ جن کے ذریعہ اس میں بیش از بیش اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب ان بزرگان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ ان کے لئے دعائیں، دعائیں کرنے والوں کے لئے باعثِ برکت ہوتی ہیں۔ مرکز میں بفضلہٖ تعالیٰ غیر از جماعت افراد کے رجوع اور لٹریچر کے مطالبہ اور آمد و رفت کی مقدار بڑھ رہی ہے۔ قارئینِ کرام تمام احبابِ قادیان اور اُن کی اولادوں کیلئے باحسن طریق خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے بھی دُعا فرماتے رہیں۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ یوپی ضلع فتح پور کے ہمارے محترم بھائی کریم بخش صاحب نئے احمدی ہیں۔ اور اپنے اخلاص اور خدمتِ دین کے لحاظ سے اچھا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ اپنے علاقے میں تبلیغی لحاظ سے اُنہوں نے خاص طور پر غیر مسلم طبقہ میں بہت ہی اچھا اثر و رسوخ پیدا کر لیا ہے۔ قریباً ۴۰ پڑھے لکھے نوجوان ان کے زیرِ تبلیغ ہیں۔ موصوف کچھ مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور مخالفین کی طرف سے بہت ساری مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہر شر سے اُن کو محفوظ رکھے اور کامیاب و بامراد کرے۔ خاکسار۔ بشیر احمد خادم درویش قادیان۔

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم غلام ہادی تقریباً دو ہفتہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ماہر ڈاکٹروں سے علاج جاری ہے مگر خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو رہا۔ اندریں حالات ۴۴

۴۴ جملہ احباب جماعت و درویشان قادیان سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ایک سو روپے صدقہ فنڈ میں ادا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار۔ شیخ غلام حسین احمدی بھدرک۔

ناصرات الاحمدیہ کا دسواں سالانہ اجتماع

دلچسپ تقریری مقابلہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

رپورٹ مرسلہ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان

الحمدللہ کہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کا دسواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ نصرت گرلز اسکول کی عمارت کو خوبصورت جھنڈیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار والہام لکھے ہوئے جھنڈوں سے سجایا گیا۔ اجتماع دو اجلاس میں کیا گیا۔

ہماری درخواست پر ہر دو اجلاس کی صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے فرمائی۔ اور اپنے خطاب سے بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ضروری نصائح کیں۔ مقامی ممبرات لجنہ اماء اللہ بکثرت تشریف لائیں۔ اور دلچسپی وخاموشی کے ساتھ بچیوں کے پروگرام کو سُنا۔

پہلا اجلاس

(بوقت صبح ۱۰ بجے تا دوپہر ۱ بجے)

پروگرام ٹھیک ۱۰ بجے صبح عزیزہ فرخندہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے افتتاحی دُعا کروائی۔ اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان نے عہد نامہ دوہرایا۔ بعدہٗ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے دُعائیہ نظم سے

حمد وثناء اُسی کو جو ذاتِ جاودانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

پیغام حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ

اس اجتماع کے موقعہ پر چونکہ آپ کی طرف سے ناصرات کے لیے کوئی پیغام نہیں موصول ہو سکا۔ اس لیے نظم کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا وہ پیغام جو آپ نے اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ناصرات کے اجتماع کے موقعہ پر بھجوایا تھا۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے پڑھ کر سُنایا تا ناصرات کو ان کے فرائض اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔ ازاں بعد خاکسارہ نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ رپورٹ اکتوبر ۱۹۷۶ء تا ستمبر ۱۹۷۷ء پڑھ کر سُنائی۔ رپورٹ کے بعد معیار اوّل کی پانچ بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

اسلام کے پرچم کو ہم نے اڑانا ہے

تبلیغ کے بیڑے کو ہم نے ہی اٹھانا ہے

تقریری مقابلہ معیار اوّل

عمر ۱۲ - ۱۵ سال

ترانہ کے بعد معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۴ لڑکیوں نے حصہ لیا تقریر کا وقت ۴ منٹ اور عنوان حسب ذیل تھے۔

(۱) اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔
(۲) قرآن مجید کی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں
(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم صد سالہ جوبلی اور ہماری ذمہ داریاں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں

اوّل :۔ عزیزہ مریم صدیقہ
دوم :۔ 〃 فرخندہ بیگم
سوم :۔ 〃 امۃ الحفیظ۔ قرار پائیں۔

اور اسی طرح اس گروپ میں اسپیشل انعام کی حقدار

۱۔ عزیزہ عارفہ سلطانہ
۲۔ 〃 امۃ الشکور
۳۔ 〃 امۃ الحفیظ
۴۔ 〃 بشریٰ ربانی۔ قرار پائیں۔

معیار اوّل کے تقریری مقابلہ کے بعد معیار دوم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔

تقریری مقابلہ معیار دوم

عمر ۱۱ تا ۱۴ سال

مقابلہ سے پہلے معیار دوم کی پانچ لڑکیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

اٹھو! اٹھو! اے ناصرات

بڑھو بڑھو اے ناصرات

اس معیار کے تقریری مقابلہ میں ۲۳ لڑکیوں نے حصہ لیا۔ وقت ۳ منٹ اور عنوان حسب ذیل تھے۔

(۱) قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے۔
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حُسنِ سلوک۔
(۳) اسلام میں علم کا مقام۔

ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں

اوّل :۔ عزیزہ راشدہ پروین۔
دوم :۔ 〃 طیبہ مبارکہ۔
سوم :۔ 〃 طاہرہ شوکت۔ قرار پائیں

اور اسی طرح اس گروپ میں اسپیشل انعام کی حقدار

۱۔ عزیزہ رضیہ بیگم
۲۔ 〃 مبشرہ شوکت
۳۔ 〃 نصیرہ سلطانہ
۴۔ 〃 نمیدہ خانم
۵۔ 〃 امۃ الباسط بشریٰ۔ قرار پائیں۔

اس طرح اس تقریری مقابلہ کے بعد پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرا اجلاس

(بوقت ۲½ بجے دوپہر تا ۵ بجے شام)

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیزہ امۃ المنان کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اور نظم عطیہ بیگم نے پڑھی۔ نظم کے بعد معیار سوم کی سات بچیوں نے اپنا جھنڈا پکڑ کر یہ ترانہ پڑھا۔

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے

شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

تقریری مقابلہ معیار سوم

عمر ۹ اور دس سال

ترانہ کے بعد معیار سوم کی بچیوں کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اپنے سفید لباس اور سرخ پیٹیوں میں نہایت دلیری اور جرأت کے ساتھ یکے بعد دیگرے اپنے اپنے عنوانات پر دو دو منٹ کی تقریر کی۔ عنوان حسب ذیل تھے۔

(۱) وقت کی پابندی اور ہماری ذمہ داریاں
(۲) خدمتِ خلق۔ (۳) نماز۔

ججز کے فیصلہ کے مطابق اس گروپ میں

اوّل :۔ عزیزہ امۃ الحکیم
دوم :۔ عزیزہ امۃ العزیز بشریٰ۔
سوم :۔ 〃 آصفہ بیگم۔ قرار پائیں۔

اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حصہ لینے والی سب بچیوں کو اسپیشل انعام کی مستحق قرار دیا گیا۔

تقسیم انعامات :۔ ہر سہ گروپس کی نویں سالانہ اجتماع کے تقریری مقابلہ میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والی بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز امتحان دینی کتب ۱۹۷۵ء و ۱۹۷۶ء میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

نوٹ :۔ دسویں سالانہ اجتماع کے تقریری مقابلہ کے انعامات اور امتحان دینی کتب ۱۹۷۷ء کے انعامات انشاء اللہ گیارھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔

اختتامی خطاب

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے بچیوں سے اختتامی خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے اجتماع کے بخیر وخوبی ختم ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے ہمیں دسواں سالانہ اجتماع کرنے کی توفیق دی الحمدللہ۔ آپ نے دینی امتحان اور تقریری مقابلہ اور حفظ قرآن میں اوّل۔ دوم۔ اور سوم آنے والی ناصرات کو نگران ناصرات اور والدین کو بچیوں کے انعام لینے پر مبارک باد دی۔ اور ناصرات کو نصائح فرمائیں۔ اور آخر میں آپ نے اگلے تین سال کے لئے نئی سیکرٹریوں کا اعلان کیا۔

آخر میں خاکسارہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان اور تمام حاضرات کا خلوص دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس اجتماع کے موقعہ پر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ۔ محترمہ معیار فاطمہ صاحبہ۔ محترمہ نصرت قریشی صاحبہ۔ اور محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے مختلف تقریری مقابلہ میں ججز کے فرائض انجام دئے۔ تمام ججز کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری بچیوں کے اندر وہ اوصاف پیدا کرے جس کی طرف محترمہ سیّدہ ام متین صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے ان کو توجہ دلائی ہے۔ اور تینوں گروپس کی نگرانوں کو بھی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ وہ قادیان کی بچیوں کی نہایت اعلیٰ تربیت کر سکیں۔ آمین

عہد نامہ اور اختتامی دُعا کے بعد ناصرات کا یہ سالانہ اجتماع بخیر وخوبی ختم ہوا۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والا کیلنڈر بابت سال ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء طبع ہو کر آ چکا ہے۔ یہ کیلنڈر نہایت عمدہ اور جاذب نظر چار رنگوں میں آرٹ پیپر پر ۲۷ × ۱۸½ انچ حجم کا ہے۔

کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہے:۔

۱۔ کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔

۲۔ اُوپر کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔

۳۔ کیلنڈر کے وسط میں خانہ کعبہ کی بڑے سائز کی پُرکشش تصویر، اس تصویر کے دائیں بائیں ہالینڈ اور جرمنی میں جماعت احمدیہ کی تعمیر شدہ مساجد دکھائی گئی ہیں۔ مساجد کی تصاویر کے اُوپر احمدیت اور اسلام کے روشن مستقبل کے تعلق سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا انگریزی ترجمہ درج ہے

۴۔ مذکورہ کیلنڈر میں تاریخوں کا حصہ چار چارٹس پر مشتمل ہے۔ ہر چارٹ پر تین تین مہینوں کی صاف اور روشن انگریزی ہندسوں میں تاریخیں درج ہیں۔ تاریخوں کے دائیں بائیں "اَلْقُدْرَةُ لِلّٰهِ" اور "اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ" لکھ کر نیچے ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو میں درج کئے گئے ہیں۔

۵۔ سرکاری اور جماعتی تعطیلات کو خاص رنگ میں نمایاں کر کے ہر تاریخ کے خانہ میں چھٹی کی وضاحت انگریزی زبان میں کر دی گئی ہے۔ تاریخوں کے ہر چارٹ کے نیچے اُردو اور انگریزی زبان میں کلام امام الزمان سے مختصر مگر نہایت درجہ باموقعہ اور فکر انگیز اقتباسات درج ہیں۔ مذکورہ چار چارٹس کے علاوہ پانچواں چارٹ جو ہجری شمسی تقویم کے مہینوں کی تفصیل مع وجہ تسمیہ اُردو اور انگریزی ہر دو زبانوں پر مشتمل ہے پن کیا گیا ہے۔

احمدیہ کیلنڈر برائے سال ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء جہاں دیگر کثیر خوبیوں اور فوائد کا حامل ہے، وہاں یہ کیلنڈر تبلیغ اسلام و احمدیت کا بھی عظیم ذریعہ ہے۔ اس غرض کے پیش نظر اس کیلنڈر کا ہر احمدی گھر میں، دوکانوں اور خاص پبلک مقامات پر آویزاں ہونا ضروری اور مفید ہے۔ اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کیلنڈر خرید کر فائدہ اُٹھائیں۔

اگرچہ نظارت کے اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں مگر تبلیغی اغراض کے پیش نظر اس کی قیمت صرف دو روپے (Rs. 2/-) مقرر کی گئی ہے۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک سے زیادہ کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ کم پڑتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریب رخصتانہ

مسماۃ عالیہ پروین صاحبہ بنت مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد احمد خان صاحب ولد مکرم سردار محمد خان صاحب سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں بر موقعہ جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۶ء بعوض پانچ ہزار روپے (Rs. 5000/-) حق مہر کیا تھا۔

مورخہ ۲۷/۱۱ کو ستار بون فیکٹری میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احمدی دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے شمولیت کی۔ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے محترم سید جہانگیر احمد صاحب نے بہت اچھے رنگ میں پروگرام ترتیب دیا۔ لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کا معقول انتظام کیا۔

تلاوتِ کلام پاک اور نظم کے بعد خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے ایک تقریر کی۔ جس میں علاوہ ازدواجی زندگی کے تبلیغی اعتبار سے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ خاکسار نے دُعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ رحمت و برکت کرے۔ آمین۔

محترم سیٹھ جہانگیر احمد صاحب نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں رقم جمع کروائی:۔

شادی فنڈ ... ۲۵ روپے — درویش فنڈ ... ۲۵ روپے

اعانتِ بدر ... ۲۵ روپے — شکرانہ فنڈ ... ۲۵ روپے

فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: حمید الدین شمس۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ حیدرآباد۔

اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اس لئے ہم اپنے ان سب معزز و مکرم مہمانوں کا اسی امتیازی شان کے ساتھ دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور جب تک ان کا مرکزِ سلسلہ میں قیام ہے اُن کی خدمت اور تواضع کرنے میں اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلتے چلے جانے کی توفیق دے۔

پس بڑا ہی بابرکت ہے ان سب دوستوں کا یہ سفر۔ اور بہت ہی مُبارک ہیں یہ سب آنے والے جن کو موجودہ زمانہ کے بدلے ہوئے بین الاقوامی حالات میں قادیان کی سرزمین میں حاضر ہونے اور اس جگہ کے مقدس مقامات کی نہ صرف زیارت کرنے کی سعادت ملی بلکہ چند دن ان میں قیام کر کے عبادات بجالانے، ذکرِ الٰہی اور دُعائیں کرنے کا موقع مِلا۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادتوں کو اُس کے قُرب کا ذریعہ بنا دے۔ سب کی دُعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے۔ اور جلسہ سالانہ کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔ اس کی برکات سے سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین ⁂

◎

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے، وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں۔ اُن کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ۔"

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۲۹/۴۲
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
PHONE :- 76360.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج !!
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

ترجمہ :- "تجھے دُور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسیواں ۸۶ عظیم الشان

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔"

(الوصیّة)

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۶ ہش / دسمبر ۱۹۷۷ء

بروز :- اتوار ـ سوموار ـ منگل وار

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے عُلماء خطاب فرمائیں گے۔

مقامِ اجتماع

محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) ہستی باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی صفتِ متکلّم کی روشنی میں)
(۲) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدنی زندگی کے اہم پہلو)
(۳) موجودہ زمانہ میں رُوحانی مُصلح کی ضرورت۔
(۴) برکاتِ خلافت اور صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ۔
(۵) قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں (موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی)
(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
(۷) تہذیب اور سائنس کی ترقی میں اسلام کا حصہ۔
(۸) اسلام میں رواداری کی تعلیم۔
(۹) اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام۔
(۱۰) جماعتِ احمدیہ کا دُوسرے مُسلمانوں سے فرق۔
(۱۱) جماعتِ احمدیہ کا روشن مستقبل۔
(۱۲) جماعتِ احمدیہ اور مسئلۂ جہاد۔
(۱۳) ذکرِ حبیب (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نوٹ

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے — (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی — (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں — (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں — (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)